Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

بدھ

۲۶ شوال سنہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر - عبد القادر بی - اے

جلد ۶ | ۸ وفا ھش ۱۳۳۲ - ۸ جولائی سنہ ۱۹۵۳ء | نمبر ۸۴

برطانوی فوجوں کے نکلنے کے بعد مصر نہر سویز کے دفاعی منصوبوں کا جائزہ لینے کیلئے تیار ہے

واشنگٹن، ۷ جولائی - رات واشنگٹن میں مصر کے ایک ترجمان نے کہا ہے۔ کہ نہر سویز کے علاقے میں برطانوی فوجوں کی موجودگی کی صورت میں مصر اس علاقے کے متعلق کوئی امکانی سمجھوتہ نہیں کر سکتا۔ ترجمان نے کہا کہ مصر نہر سویز کے علاقے کی جنگی اہمیت سے خوب اچھی طرح واقف ہے۔ اور برطانوی فوجوں کے نہر سویز سے نکلتے ہی وہ مغربی طاقتوں کے ساتھ اس علاقہ کے دفاعی منصوبوں کا جائزہ لینے کے لئے تیار ہے۔ اس نے یہ بھی کہا۔ کہ برطانوی فوجوں کے نکلنے کے بعد مشرق وسطیٰ کے ممالک جنگ کی صورت میں اتحادیوں سے تعاون کریں گے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ناصر آباد ۵ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو سردرد کا دورہ جاری ہے حرارت بھی ہے شائد انفلوائنزا کا حملہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

اس سال پاکستان پر ٹڈی دلوں کے سخت حملوں کا اندیشہ ہے

کراچی، ۷ جولائی - آج صبح کراچی میں ٹڈیوں کی روک تھام کرنے والی کمیٹی کا چوتھا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر خوراک خان عبد القیوم خان نے کہا کہ اس سال پھر مغرب کی طرف سے ٹڈیوں کے سخت حملوں کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مئی کے دوسرے ہفتہ سے لے کر اب تک بیس ٹڈی دل ملک میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور وہ مشرقی پاکستان تک پہنچ گئے۔ شائد جولائی کے آخر تک مزید ٹڈی دل اور داخل ہوں گے۔ جو ٹڈی دل مشرقی پاکستان تک پہنچ گئے تھے۔ ان میں سے جو واپس آ گئے ہیں انہوں نے تھر پارکر، سندھ، بلوچستان کے ریگستانوں میں انڈے دینے شروع کر دیئے ہیں۔ جو ٹڈی دل یہاں رہ گئے تھے۔ ان سے شدید پنجاب لس بیلہ اور وفاقی دار الحکومت میں نقصان پہونچے۔

مجلس احرار غیر قانونی جماعت قرار دیدی گئی

لاہور، ۷ جولائی - حکومت پنجاب نے مجلس احرار اسلام کو غیر قانونی جماعت قرار دے دیا ہے۔ پولیس نے سارے صوبہ میں اس جماعت کے دفتروں کی تلاشی لے کر اسکے ریکارڈ اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں کل پولیس نے احراریوں کے ترجمان "آزاد" کی تلاشی بھی لی (ریڈیو پاکستان)

وزراء خارجہ کی کانفرنس میں برطانیہ کے اعلےٰ مشیر بھی شرکت کرینگے

لنڈن، ۷ جولائی - برطانوی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ واشنگٹن میں وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں قائم مقام وزیر خارجہ لارڈ سالسبری کے ہمراہ مشرق بعید جرمنی اور مشرق وسطیٰ کے متعلق اپنے مشیر بھی بھیج رہا ہے۔ کانفرنس میں امریکی وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس اور فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر جارج بدولت بھی شریک ہونگے کانفرنس بین الاقوامی صورت حال پر بحث کرے گی لیکن اس میں روس سے بات چیت کرنے کے لئے چار طاقتی کانفرنس منعقد کرنے کا مسئلہ زیر بحث نہیں آئے گا۔ وزرائے خارجہ کی یہ بات چیت جو ۱۰ جولائی کو شروع ہوگی، چھ دن جاری رہے گی۔ — برطانوی وفد ۸ جولائی کو واشنگٹن روانہ ہوگا۔ کانفرنس کا ایک عارضی ایجنڈا تیار کر لیا گیا ہے۔ لیکن تفصیلی بحث کی خاطر اس میں تبدیلی کا بھی امکان ہے۔ ایجنڈے پر سب سے پہلے روس کے گزشتہ دنوں کے خیر سگالی کے اظہار، مشرقی برلن کے ہنگامے روس کے ساتھی ملکوں میں بے چینی اور کریملین کی مغرب کے بارہ میں پالیسی کی تبدیلی کے مسائل ہیں۔ لیکن فی الحال روسی لیڈروں کے ساتھ ایک چار طاقتی کانفرنس کا مسئلہ زیر بحث نہیں آئے گا۔ برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ برمودا کانفرنس کا جو برطانوی وزیر اعظم مسٹر ونسٹن چرچل کی علالت کی وجہ سے ملتوی ہوگئی ہے یہی مقصد تھا کہ روس سے بات چیت کی راہ ہموار کی جا سکے۔

برما سے کومنتانگ فوجیں نکالنے کے لئے عارضی سمجھوتہ ہوگیا

بنکاک، ۷ جولائی - بنکاک میں برمی علاقہ سے کومنتانگ فوجوں کی واپسی کا منصوبہ بنانے والے کمیشن کے ایک رکن نے کہا ہے کہ کمیشن کے پچھلے اجلاس میں کومنتانگ فوجیں برمی علاقہ سے نکالنے کے لئے ایک عارضی سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اس سلسلہ میں بنکاک میں کومنتانگ کے بعض کمانڈروں سے صلاح و مشورہ کیا جا رہا ہے۔ کمیشن کا اجلاس چھ مہینے پہلے ہوا تھا۔

گو داخل کرنے کو تیار رہیں گے۔ جنرل رابرٹسن نے اپنی اس نویں ملاقات کے بعد کہا۔ کہ ہماری یہ دوستانہ ملاقاتیں ہیں۔ رابرٹسن آج پھر ری سے ملنے والے ہیں۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ اگر امریکہ نے جنوبی کوریا کو فوجی امداد دینے کا وعدہ کر لیا۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ وہ جنگ جاری رکھنے کے لئے جنوبی کوریا کے منصوبوں کی حمایت کر رہا ہے۔ ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ چین اس بات پر کڑی نظر رکھ رہا ہے۔ کہ امریکہ نے صدر سنگمن ری کی جارحانہ کارروائی کو روکنے کے لئے کیا موثر اقدام اٹھایا ہے۔

اس وقت جنرل اسمبلی کا اجلاس بلانا قبل از وقت ہے

لنڈن، ۷ جولائی۔ برطانوی وزیر مملکت مسٹر سیلوین لائیڈ نے کل دار العوام میں بتایا۔ کہ برطانیہ کو ڈاکٹر سنگمن ری اور صدر آئزن ہاور کے خاص ایلچی جنرل رابرٹسن کے درمیان بات چیت کی ناکامی سے بہت تشویش ہے۔ اور اگر اس معاملہ کا کوئی تصفیہ نہ ہوسکا۔ تو اسے جنرل اسمبلی میں پیش کرنا ہی پڑے گا۔ وزیر موصوف نے بتایا۔ کہ برطانیہ ان ملکوں سے جن کی فوجیں کوریا میں لڑ رہی ہیں۔ برابر ربط قائم کئے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس موقع پر جبکہ صدر ری اور جنرل رابرٹسن کی بات چیت ہو رہی ہے۔ کوریا کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا اجلاس بلانا قبل از وقت ہے۔

صدر ری ابھی تک عارضی صلح کے مخالف ہیں

سیئول، ۷ جولائی۔ جنرل رابرٹسن سے نویں بار ملاقات کے بعد صدر سنگمن ری نے کہا ہے۔ کہ وہ ابھی تک عارضی صلح کے مخالف ہیں۔ اور اس یقین کے پیش نظر کہ امریکہ جنوبی کوریا کی مدد کرے گا۔ وہ اپنی فوجیں شمالی کوریا میں

لیبیا اور برطانوی افسروں کی بات چیت میں کافی ترقی ہوئی ہے

لنڈن، ۷ جولائی۔ سرکاری ذرائع سے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ لیبیا میں برطانوی ہوائی اڈوں کے قیام اور لیبیا کی اقتصادیات کو ترقی دینے کے لئے برطانوی امداد کے متعلق لنڈن میں برطانوی اور لیبیا کے افسروں کی بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں بہت کافی ترقی ہوئی ہے۔ لیبیا کے وزیر اعظم سید محمود منتصر اپنے مستقل انڈر سیکرٹری سید سلیمان جرلی اور اپنے قانونی مشیر کے ہمراہ کل صبح دفتر خارجہ گئے۔ وہاں انہوں نے وزیر مملکت مسٹر سیلوین لائیڈ وزیر جنگ مسٹر انتھونی ہیڈ اور دوسرے بڑے افسروں سے بات چیت کی۔ سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے پچھلے ہفتہ برطانوی اور لیبین افسروں کی بات چیت کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ بات چیت میں اس عارضی انتظام کے بدلے جو اس مہینہ کے آخر میں ختم ہو جائے گا ایک قطعی معاہدہ کے بارہ میں گفت و شنید کی گئی۔

بنگال کے دریاؤں میں زبردست سیلاب

کلکتہ، ۷ جولائی مغربی بنگال میں مدنا پور کے تین دریاؤں میں طغیانی آجانے کی وجہ سے اسی سے زیادہ گاؤں کو نقصان پہونچا ہے۔ ایک ہزار مکانات گر گئے ہیں۔ اور فصلوں کو شدید نقصان پہونچ رہا ہے۔ امدادی دستے متاثرہ علاقہ کی طرف روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ دریائے دامودر کا پانی چڑھ رہا ہے۔ سیلاب سے ضلع بردوان کو شدید نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

— پیرس، ۷ جولائی۔ لیبیا اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور ثقافتی انجمن (یونیسکو) کا پورا رکن بن گیا ہے۔ لیبیا اس انجمن کا ۷۰ واں رکن ہے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۸ جولائی ۱۹۵۳ء

محکوم قوموں کا حق خود اختیاری

مغربی اقوام نے جب سولہویں صدی عیسوی کے اواخر میں خروج کیا۔ تو وہ اپنی جفاکشی مادی قوت کی برتری اور جہاز رانی میں ترقی کی وجہ سے بہت جلد تمام کرۂ ارض پر چھا گئیں ان اقوام میں سے شروع میں پرتگال اور سپین پیش پیش تھے۔ ہالینڈ، برطانیہ اور فرانس نے ان کے بعد جلد ہی دنیا کے وسیع علاقوں کو الگ الگ اپنے زیر اثر لے لیا ÷

اگرچہ یورپ کی تمام وہ اقوام جو یورپ کے ساحل سے تعلق رکھتی تھیں۔ نئی دنیا یعنے امریکہ اور مشرق بعید پر قابض ہو گئیں۔ اور ان ممالک کے بے پناہ قدرتی پیداوار کے ذرائع پر ان کو دسترس ہو گئی۔ مگر جن قطعات ارضی پر صرف وحشی اقوام آباد تھیں وہاں تو ان مغربی اقوام نے خود تیزی سے آباد ہونا شروع کر دیا۔ البتہ جن ممالک مثلاً برصغیر ہند میں مہذب اقوام پہلے سے آباد تھیں۔ وہاں انہوں نے فوجی قبضہ قائم کر لیا۔

جن ممالک میں مغربی اقوام نے خود آبادی اختیار کی ان میں سے ایک امریکہ ہے جس میں کینیڈا بھی شامل ہے۔ اس ملک میں دوسری مغربی اقوام کی نسبت انگریز زیادہ پھیلے۔ چنانچہ انہوں نے اس کا نام نیو انگلینڈ یعنے نیا انگلستان رکھا۔ اسی طرح آسٹریلیا میں بھی اور جنوبی افریقہ میں بھی انگریز قوم ہی فائق رہی۔ قدرتاً ان علاقوں پر شاہ برطانیہ کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اور یہ ممالک نو آبادیات کہلانے لگے۔

یہ عجیب بات ہے کہ سب سے پہلے برطانیہ راج کے خلاف نیو انگلینڈ یعنے ممالک متحدہ امریکہ نے ہی علم بغاوت بلند کیا۔ اور ایک مدت کی خونریزی کے بعد انگریزوں کو یہ علاقہ خالی کرنا پڑا۔ اور وہاں جمہوری حکومت قائم ہو گئی۔

تاریخ میں نو آبادی سسٹم کو سب سے پہلے جو دھچکا لگا وہ یہی ہے۔ اگرچہ شمالی امریکہ کا شمالی حصہ برطانیہ کے ماتحت ہی رہا۔ مگر برطانیہ نے بہت جلد سبق سیکھ لیا۔ اس نے نہ صرف کینیڈا کو بلکہ آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کو تقریباً تمام اندرونی معاملات میں بالکل آزاد کر دیا اور وہاں جمہوری قسم کی حکومتیں قائم کر دیں۔ صرف بعض تجارتی اور خارجی معاملات میں انہیں اپنی مرکزی پالیسی کے ماتحت رکھکر انہیں ڈومینین بنا دیا۔ اور آج یہی ممالک دراصل دولتِ مشترکہ کی روح رواں ہیں ÷

برطانیہ نے یہ سلوک صرف ان ممالک سے کیا جہاں سفید لوگوں کی آبادی دیسی باشندوں پر حاوی ہو چکی تھی۔ جہاں اصل باشندوں کی کوئی حقیقت نہیں رہی تھی۔ مگر اس نے ان ممالک پر جہاں سفید آبادی زیادہ نہ بڑھ سکی۔ یا نہ بڑھ سکتی تھی۔ اور مقامی باشندوں کی اکثریت رہی۔ وہاں جبری فوجی قبضہ جمایا۔ اگرچہ آہستہ آہستہ ان ممالک میں بھی عوام اپنی آزادی کی کشمکش میں مصروف ہو گئے اور جوں جوں ان میں مغربی خیالات پھیلتے گئے توں توں انہیں اپنی غلامی کا احساس زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا گیا ÷

ان ممالک میں سے برصغیر ہند کے عوام شاید سب سے پہلے بیدار ہوئے۔ اور ایک مدت تک حکومت سے ان کی کشمکش جاری رہی پہلی عالمگیر جنگ کے بعد نہ صرف برصغیر ہند ہی میں بلکہ بہت سے دیگر ممالک میں جو مغربی اقوام کے جوا کے نیچے دبے ہوئے تھے ایک عام بیداری پیدا ہو گئی۔ خاصکر روسی انقلاب نے بہت سی ایسی مغربی اقوام کی آنکھیں کھول دیں آخر دوسری عالمگیر جنگ کے بعد تو گویا تمام غلام دنیا میں سخت ہیجان پیدا ہو گیا۔ اس ضمن میں انڈونیشیا اور ریاست ہائے ہند چینی کا خاص مقام ہے۔ اول الذکر ہالینڈ کے اور آخر الذکر فرانس کے زیر اقتدار چلے آتے تھے۔

اس موقعہ پر بھی انگریزوں نے اپنے تجربہ کی بنا پر ایک بہت بڑا انقلابی قدم اٹھایا اور اسی نے برصغیر ہند کو باشندوں کی خواہش کے مطابق دو حصوں میں تقسیم کر کے آزاد کر دیا۔ اور اب یہ دو ملک بھارت اور پاکستان کی صورت میں دنیا کے نقشہ پر نمودار ہیں۔ اگرچہ انگریزوں نے یہ کام بغیر کسی قسم کی خونریزی کے کیا۔ اور اپنی طرف سے نہایت امن سے اپنا اقتدار اٹھا لیا مگر خود یہاں کے باشندوں کے باہمی اختلافات کی وجہ سے یہ آزادی خون کے بغیر حاصل نہ ہو سکی ÷

انڈونیشیا سے ہالینڈ بڑی خونریزی کے بعد اپنا اقتدار اٹھا لینے پر رضامند ہوا۔ ادھر ریاست ہائے ہند چینی میں فرانس کے برخلاف کشمکش تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔ اور ان لوگوں نے ایک ایک انچ آزادی لڑ لڑ کر حاصل کرنے کی کوشش کی۔ آخر نوبت بہ اینجا رسید کہ اب فرانس نے بھی بعد از خرابیٔ بسیار یہ ارادہ ظاہر کر دیا ہے۔ کہ ان ریاستوں کو مکمل آزادی دے دی جائے۔ چنانچہ تازہ خبر ہے کہ فرانس نے ریاست ہائے ویٹ نام لاؤس اور کمبوڈیا کو زیادہ سے زیادہ حکومت خود اختیاری دینے کی پیشکش کی ہے۔ یہ پیشکش فرانس کے وزیر اعظم موسیو لینیل نے تینوں ریاستوں کے سفارتی نمائندوں کو علیحدہ علیحدہ مراسلوں میں دی ہے۔ جن میں کہا گیا ہے کہ فرانس چاہتا ہے کہ ان ریاستوں کو مکمل آزادی دے دی جائے اور اب تک حکومت کے اختیارات جو فرانس کو حاصل ہیں۔ وہ ان ریاستوں کے باشندوں کو سونپ دیئے جائیں ؎

ہرچہ دانا کند کند ناداں ؎ لیک بعد از خرابیٔ بسیار

انگریز نے بھی بے شک برصغیر ہند کو اس وقت آزادی دی جب اسکو اچھی طرح یقین ہو گیا۔ کہ اب وہ اس پر اپنا اقتدار قائم نہیں رکھ سکتا۔ اور جبری قبضہ جہاں اس کے لئے مزید مصیبتوں کا باعث ہو گا۔ اور جنگ کے نقصانات جو برطانیہ کو پہونچے انہیں پورا کرنے کے لئے جس قوت و اتحاد اور اطمینان قلب کی ضرورت ہے وہ اسے ہندوستانیوں سے اندرونی جنگ لڑنے کی وجہ سے نصیب نہیں ہو گا۔ تو اس نے اس کی آزادی کا اعلان کر دیا۔ اور اگرچہ اس نے ایسا کرنے سے کسی پر احسان نہیں کیا۔ بلکہ خود اپنی اغراض کے پیش نظر اسے مجبوراً ایسا کرنا پڑا لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اس نے اس سے بجائے نقصان کے علاوہ دوسرے فائدوں کے یہ فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ کہ دنیا اس کی فراخ حوصلگی کی مداح ہے۔

اس کے بعد ہالینڈ اور فرانس کو بھی وہی کرنا پڑا ہے۔ جو برطانیہ کو کرنا پڑا۔ مگر ایسی صورت میں کہ سخت نقصان مال و جان اٹھانے کے علاوہ بین الاقوامی لحاظ سے ان کے وقار کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ اور جمہوریتوں کے دشمن یا یوں کہنا چاہیئے اتحادیوں کے دشمن روس کو مشرق بعید میں زیادہ سے زیادہ اپنا رسوخ پیدا کرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ ان جمہوریتوں کے استحکام کے نقطۂ نظر سے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ جو ان ضدی اقوام کی حرص اور خود غرضیوں کی وجہ سے دنیا کے امن کو پہونچ رہا ہے۔

اگر مغربی اقوام کا یہ گروپ جو کمیونزم کے خلاف نبرد آزما ہے جلد از جلد اپنی نو آبادی ذہنیت کو ختم نہیں کرے گا۔ تو یقیناً کمیونزم کے علاوہ بھی بہت سے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو دنیا کے امن کو ایسا خواب بنائے رکھیں گے جس کی کوئی تعبیر نہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ اور برطانیہ کا اولین فرض ہے کہ وہ خود بھی اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس بات پر آمادہ کریں کہ تمام ایسے ممالک کو جلد از جلد حق خود اختیاری دیا جائے۔ جو اس وقت مختلف مغربی اقوام کے جوا کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔ اور اس بات کو بہانہ نہ بنایا جائے۔ کہ کوئی ملک ابھی مکمل آزادی کا بوجھ سنبھالنے کے قابل نہیں ہوا۔

بیرونی ممالک میں مساجد

المصلح کی گزشتہ اشاعت میں وکیل المال تحریک جدید ربوہ کی طرف سے بیرونی ممالک میں مساجد کے چندہ کی تحریک اور وصولی کی ایک مفصل سکیم کے ساتھ مختلف ممالک میں تحریک جدید کے ذریعہ تعمیر شدہ مساجد کی ایک فہرست بھی شائع ہوئی ہے۔ جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

ملک	تعداد	ملک	تعداد	ملک	تعداد	ملک	تعداد
انڈونیشیا	۳۴	گولڈ کوسٹ	۱۵۰	ہالینڈ	از زیر تعمیر	فجی ٹاؤن	۱
بورنیو	۱	سیرالیون	۲۵	انگلستان	۱	سیلون	۱
ملایا	۲	نائیجیریا	۱۹	امریکہ	۲	اسرائیل	۱
شام	۱	مشرقی افریقہ	۱۲	برما	۱	ماریشس	۱

میزان کل = ۲۵۴

اگرچہ ان کالموں میں ایک بار پہلے بھی ہم اس تحریک کے متعلق لکھ چکے ہیں۔ لیکن اس فہرست کو دیکھ کر ہمارے دل میں شکر و امتنان اور حقیقی مسرت و خوشی کے جو جذبات پیدا ہوئے ہیں

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایک غیر احمدی دوست کا خط اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا جواب

ایک غیر احمدی صاحب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مندرجہ ذیل خط موصول ہوا:۔

سیدی و مولائی حضور صاحب لا ابرح ولا زال قولکم اعلیٰ و دینکم اقویٰ

بعد تسلیمات و آداب مسنونہ علیہ الف الف صلوات و تحیات مؤدبانہ دست بستہ معروض ہے۔ کہ بندہ کی عمر کل تقریباً و تخمیناً ۴۲ برس یا کم ازیں ہے۔ جس میں بندہ اکیس ۲۱ برس کی عمر تک علوم دینیہ مثلاً فقہ۔ حدیث و تفسیر علم صرف نحو اصول فلسفہ منطق ریاضی وغیرہ میں مشغول رہ کر مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں سے سند بھی حاصل کرلی۔ وہاں جناب قبلہ مرزا غلام احمد صاحب کی کتب مبارکہ کا خوب مطالعہ کیا۔ لیکن کل امر مرھون لوقتہ سے کچھ دن باقی تھے۔ کہ جناب کے اقوال مبارکہ پر معترض اور کافی رد میں ساعی رہا۔ حتی کہ واپس ہوکر اس امر میں کافی کوشش کی کہ حق کا تابع ہوں۔ یہ نہ ہو کہ علم موجب گمراہی و ضلالت بنے۔ الحمد للہ الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ کہ عرصہ تین یا چار ماہ سے زیارت جناب قبلہ صاحب نصیب ہوئی۔ جو زریں تاج پہنا ہوا مزین تخت پر رونق افروز ہیں۔ سبحان اللہ اس بندہ کو خود معانقہ فرماکر فرماتے ہیں۔ کہ میری امت کا مبلغ بن۔ بندہ کا ظن غالب حقیت کی طرف ہوا۔ اب تقریباً ہفتہ عشرہ کہ آپ جناب بھی اور قبلہ صاحب دونوں تشریف فرماکر مجھے بیدار کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ تم کو بلایا جاتا ہے۔ کیوں نہیں آتا۔ تو یقین کلی حاصل ہو گیا ہے۔ مگر شومئ نصیب اسی امت میں جو قدر علماء و مبلغین ہے۔ وہ جناب والا کو خود روشن ہے۔ بوجہ قلت و کمزوری مال بندہ غیر ملت میں پھنسا ہوا ہے۔ اس لئے زیارت و فیض سے محروم ہے۔ مگر پھر عید کی رات حضرت قبلہ صاحب پھر تشریف لاکر فرماتے ہیں۔ خط لکھ کر اپنے بھائیوں کو مطلع کر تاکہ مدد مالی غیر مسلم سے تجھے مستغنی کریں۔ اور جلد مبلغ بن کر اپنے علاقہ کی جماعت پیدا کر اگر یہ علاقہ ہمارا ہوگی۔ تو یقیناً پاکستان ہمارا ہے۔ اس لئے یہ غلام ناچیز مجبور ہو کر یہ عریضہ تحریر کر رہا ہے۔ کہ مہربانی فرماکر ایک صد روپیہ فی الحال عنایت فرماویں۔ تاکہ بندہ بمع ایک نفر اور جو کہ اس علاقہ کا پیر صاحب ہے۔ حاضر ہو کر آپ کی زیارت و فیض سے مستفیض ہو۔ یہ پیر صاحب آباء و اجداد سے با اثر انسان ہے۔ چونکہ میرے دوست ہیں۔ کچھ اثر ان پر ہے مگر ناداری کی وجہ زیارت سے محروم ہیں۔ اللہ کے واسطے تمام بھائیوں سے درخواست ہے۔ کہ خدا نہ کرے بغیر زیارت و فیض فائز ہو جاوے۔ انشاء اللہ جتنی جلدی اس طرف سے ہوگی۔ اس سے زیادہ اس طرف سے ہوگی۔ فقط والسلام جواب جلدی سے مستفیض فرماویں۔"

حضور نے اس کا مندرجہ ذیل جواب لکھوایا:۔

"خواب میں غلطی لگی ہے۔ مرزا صاحب کی کوئی امت نہیں۔ امت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے۔ اور مرزا صاحب خود بھی ان کی امت میں سے ہیں۔ اس لئے یہ خواب شیطانی ہے۔"

(پرائیویٹ سکرٹری)

زکوٰۃ کی تفصیل

بعض اوقات سکرٹریان مال زر زکوٰۃ مرکز میں بھجواتے وقت اس کی تفصیل سے اطلاع نہیں دیتے۔ یعنی یہ کہ اس میں سے کس قدر رقم کس دوست نے ادا کی ہے۔ چونکہ نظارت بیت المال میں ہر صاحب نصاب کا حساب نام بنام رکھا جاتا ہے۔ اس لئے ایسی تفصیل ضروری ہوتی ہے۔ جس کے حصول کے لئے متعلقہ کارکنان کو بار بار لکھ کر تفصیل منگوانی پڑتی ہے۔ اگر سکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ و دیگر عہدہ داران جماعت زر زکوٰۃ بھجواتے وقت اس کی تفصیل اور معطی حضرات کے مکمل پتہ جات بھجوا دیا کریں۔ تو یہ دقت دور ہو سکتی ہے۔ یہ ایک نہایت ہی اہم اور ضروری امر ہے۔ امید ہے۔ اس کا آئندہ ضرور خیال رکھا جائیگا۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست دعا: میرا چھوٹا لڑکا محمود احمد تقریباً ۲۵ دن بخار میں مبتلا تھا۔ اور اب دوبارہ اس کے بائیں ہاتھ پر فالج کا حملہ ہو گیا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ مذکور کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سرت بی لہ ... از سکندر آباد دکن۔

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

راولپنڈی

مورخہ ۳۰ رجون ۱۹۵۳ء کو ۸ بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ راولپنڈی کے زیر اہتمام انجمن احمدیہ میں سیرت النبی صلعم کا جلسہ زیر صدارت ... اللہ بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے سامعین سے اپیل کی کہ اس مقدس محفل میں آکر حضورؐ کے پاکیزہ حالات سن کر ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

سب سے پہلے مولوی چراغ الدین صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو احسانات بنی نوع انسان پر کئے۔ وہ رہتی دنیا تک رہیں گے۔ اس ضمن میں آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رواداری کی مثالیں دیتے ہوئے کہا۔ کہ حضورؐ نے عیسائی جیسی مخالف قوم کے بعض افراد کو اپنی مسجد میں اپنی طرز پر عبادت کرنے کی اجازت دی۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے جانی دشمنوں اور خون کے پیاسے دشمنوں کو لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا انتم الطلقاء کہہ کر معاف کر دیا۔

بعدہٗ ایک غیر احمدی نوجوان فاضل بھائی نے حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی مشہور نظم سلام بحضور سید الانامؐ خوش الحانی سے پڑھی۔

بعدہٗ میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول "الفقر فخری" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بیان کیا۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی دنیاوی ضروریات لاحق تھیں۔ آپؐ کو بھی مال کی ضرورت تھی۔ آپؐ کی نو بیویاں تھیں۔ اور ان کا بار آپؐ کے ذمہ تھا۔ لیکن محبت الٰہی آپؐ کی رگ رگ میں ایسی رچی ہوئی تھی۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی آپؐ میں اس طرح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ کہ اپنی ضروریات پر دیگر بنی نوع انسان کی ضروریات کو مقدم سمجھا۔ اور یہی روح آپؐ نے اپنی بیویوں میں پیدا کی۔ کہ ان کے لئے ظاہری طور پر شکایات کے بہت مواقع تھے لیکن انہوں نے بجائے شکایت کے حضورؐ کے اسی رویہ کو جائز بلکہ مستحسن سمجھا۔

اس کے بعد صاحب صدر نے ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی۔ جو اتفاقاً اس موقع پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے حضورؐ کے اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آپؐ کی ہمراز بیویوں حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ کی شہادات پیش کیں۔ کیونکہ بیویاں رازدار ہوا کرتی ہیں۔ اور ان کے سامنے تصنع سے کام نہیں لیا جا سکتا۔

بعدہٗ چودھری احمد جان صاحب نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تقدس اور روحانی قوت پر تقریر فرمائی۔ اور آپ نے بعض صحابہ کرامؓ بلکہ صحابیاتؓ کے اخلاص اور ایمان کا ذکر کر کے فرمایا۔ کہ یہ بے نظیر اخلاص اور بے مثل ایمان کا مظاہرہ جو ان لوگوں نے کیا۔ یہ دراصل حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحانی طاقت ہی تھی۔ جو حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے اندر پیدا کی تھی۔

اس کے بعد صاحب صدر نے سامعین اور مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی پہلی اپیل کو پھر دہرایا۔ کہ جو سیرۃ مقدسہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آپؐ کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ اس کو اپنے لئے نمونہ بنا کر اس پر عمل پیرا ہوں۔ پونے سات بجے جلسہ کو دعا پر برخواست کیا۔ اس مبارک تقریب میں جو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ سیرت بیان کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ اب غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے ... ہم مشکور ہیں۔ ارسال

سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ... جلد

ملتان شہر

جماعت احمدیہ ملتان شہر نے مورخہ ۳۰ رجب ۱۹۵۳ء کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز عصر تا نماز مغرب ... منعقد کیا۔ جلسہ کامیاب رہا ... اچھی رہی۔ مختلف مقررین ... صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ... مختلف پہلوؤں پر روشنی ... امیر جماعت ...

(نظارت بیت المال ربوہ)

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض

(۱۸)

اسلام کے بے شمار امتیازات میں سے اور اللہ تعالےٰ کے ان ان گنت احسانات میں سے جو بنی نوع انسان پر اس نے اسلام جیسی ہدایت نازل فرما کر کئے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے کہ اسلام میں اخلاق کے متعلق تفصیلی تعلیم موجود ہے۔ دیگر ادیان میں اخلاق کی تعلیم بس یہیں تک رہ جاتی ہے۔ تو قتل نہ کر، زنا نہ کر۔ جھوٹ نہ بول۔ چوری نہ کر۔ تو اپنے بھائی کے ساتھ وہ سلوک کر جو تو چاہتا ہے کہ وہ تجھ سے کرے۔ تو اپنے بھائی کا قصور بار بار معاف کر۔ تو لوگوں کے ساتھ نیکی کا سلوک کر یہ سب اوامر و نواہی ضروری ہیں۔ اور جن زمانوں میں اور جن قوموں میں یہ تعلیمیں دی گئی تھیں ان کے مناسب حال تھیں۔ اور ان کے لئے کفایت کرتی تھیں۔ جب اسلام کے ظہور کا وقت قریب آیا۔ تو اللہ تعالےٰ کے علم میں تھا کہ وہ بنی نوع انسان کے دماغ اور ذہنی اور فکری قویٰ کو ایک نئی زندگی بخشنے والا ہے جس کے نتیجہ میں انسانی دماغ کا ارتقا اسے بہت بلندی پر لے جائے گا۔ اور تکمیل اخلاق کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہوگا کہ ابتدائی اوامر و نواہی کی انسان کو ہدایت کر دی جائے تو یہ کر اور یہ نہ کر۔ تہذیب اخلاق کے لئے بنیادی اور تفصیلی تعلیم میں وسعت کی ضرورت ہوگی۔ اور اخلاقی احکام اور ہدایت کا فلسفہ بیان کرنا ضروری ہوگا۔ تا انسانی دماغ کی جستجو کی پیاس کو ٹھنڈا کرکے اطمینان کے ذریعہ بشاشت عمل پیدا کی جاسکے۔ چنانچہ اسلام میں یہ سب تفصیل مہیا کر دی گئی ہے۔

اسلام صرف یہی تعلیم نہیں دیتا کہ مسلمان جرائم اور گناہوں سے پرہیز کریں اور نیکی اختیار کریں۔ وہ نیکی اور بدی کی تعریف کرکے واضح کرتا ہے کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے۔ پھر وہ خلق کی تعریف کرکے بتاتا ہے کہ اخلاق کیا ہیں۔ اور انہیں قدرتی جذبات سے کیسے تمیز کیا جاسکتا ہے۔ اخلاق کے درجوں کی تقسیم فرماتا ہے۔ انکی باہمی حدود مقرر فرماتا ہے۔ اور وہ طریق بتاتا ہے جن پر عمل کرنے سے نیکی تقویٰ اور اعلےٰ اخلاق کا اکتساب کیا جاسکتا ہے۔ اور بدی اور رذائل سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور تقویٰ اور اخلاق کے مدارج میں ترقی کرکے انہیں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام تک پہونچایا جاسکتا ہے۔ غرض اسلام اخلاق سے متعلق ایسی مکمل اور تفصیلی تعلیم پیش کرتا ہے۔ [illegible] فلسفہ اخلاق کا وہ نقشہ پیش کرتا ہے جس کا عشر عشیر بھی دوسرے ادیان میں پایا نہیں جاتا۔ یہ امر دوسرے دینوں کے لئے قابل اعتراض نہیں ٹھہرتا کیونکہ جن اقوام اور جن زمانوں کے لئے وہ ہدایات بھیجی گئی تھیں۔ ان میں ابھی اس تفصیل کی ضرورت نہیں تھی۔ جیسے حضرت مسیح نے (یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲-۱۳) فرمایا "میں نے ابھی تم سے بہت کچھ کہنا ہے۔ لیکن تم ابھی باتوں کی برداشت نہیں رکھتے ہو۔ البتہ جب وہ یعنے روح الامین [illegible] تو وہ تمہیں تمام حق کی ہدایت دے گا۔ کیونکہ وہ اپنی طرف سے [illegible] گا بلکہ جو کچھ وہ (وحی حق سے) سنے گا وہی وہ کہے گا۔ اور وہ [illegible] آئندہ آنے والی باتیں بتائے گا۔" سو اسلامی شریعت ہی وہ "تمام [illegible] کامل ہدایت ہے۔ جس میں ہر ضروری چیز کو تفصیلی طور پر بیان [illegible] ہے۔

[illegible] قرآن کریم میں یہ تمام تفصیل موجود ہے۔ اور اس کا اعلےٰ اور اکمل [illegible] رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں ملتا ہے۔ اس زمانہ [illegible] تفصیل اور نمونہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے [illegible] یہ کام علم کلام کے ذریعہ دنیا کے سامنے واضح طور پر پیش کرکے ماہرانِ فلسفہ اخلاق اور فلسفہ و تاریخ ادیان کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اجمالی طور پر یہ مضمون حضور کی معرکۃ الآرا تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں بیان شدہ ہے۔ اس مختصر مگر جامع تصنیف کے انگریزی ترجمہ کی تیسری ایڈیشن بعد نظر ثانی واشنگٹن (امریکہ) سے احمدیہ مشن نے شائع کی ہے۔ جماعت کا وہ طبقہ جو اردو سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتا۔ اور جسے انگریزی میں مہارت حاصل ہے۔ اس ترجمہ سے بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ موجودہ زمانہ کے تعلیم یافتہ طبقہ کی بہت سی ان مشکلات کا حل جو وہ فلسفۂ اخلاق کے متعلق محسوس کرتے ہیں۔ اس مختصر تصنیف میں تسلی بخش صورت میں مل جاتا ہے۔ جماعت کو اس کی وسیع اشاعت کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے۔

اخلاق کے متعلق اسلام کی جامع تعلیم سے واقفیت حاصل کرنا اور دوسروں کو یہ واقفیت بہم پہونچانا جماعت احمدیہ کا اہم ترین فرض ہے۔ لیکن اسلامی اخلاق کے متعلق جماعت پر جو فرض عائد ہوتا ہے۔ یہ محض اس کا ایک حصہ ہے۔ یہ فرض پورے طور پر ادا شدہ شمار نہیں کیا جاسکتا۔ جب تک جماعت اسلامی اخلاق کا زندہ اور کامل نمونہ دنیا کے سامنے پیش نہ کرے۔ اس دور میں تبلیغ اسلام کے رستہ میں سب سے بڑی مشکل یہی ہے کہ دماغی طور پر غیر مسلموں کو اسلام کی صداقت اور حقانیت کا قائل کر لینا دشوار نہیں لیکن جب وہ اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ دیکھنا چاہتے ہیں تو مسلمانوں سے کوئی معقول جواب بن نہیں آتا۔ یہ ایک ایسی کمی ہے۔ جس کا پورا کرنا نہ صرف افراد کے لئے اور جماعت کے لئے اپنی ذات میں ترقی اور برکت کا موجب بن سکتا ہے۔ اور جماعت کو ایک ممتاز مقام عطا کر سکتا ہے۔ بلکہ حصول ثواب کا بھی اس دور میں سب سے بڑا اور نفع بخش ذریعہ ہے۔ کیونکہ دین کی جو طرف خالی ہو اس کا پر کرنا ہی سب سے زیادہ موجب ثواب اور حصول قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ سلسلہ کی تبلیغ کا بھی سب سے موثر ذریعہ یہی ہے ایک مخلص طالب حق جائز طور پر یہ مطالبہ کر سکتا ہے "تم لوگوں کا دعوےٰ ہے کہ تم ایسے مقام پر ہو کہ اسلام کی حقیقی روح تم پر کھولی گئی ہے۔ اور اسلامی تعلیم کا مغز تمہیں میسر ہے۔ اور اس زمانہ میں احیائے اسلام کی خدمت تمہارے سپرد کی گئی ہے۔ یہ بہت فخر اور عزت کا مقام ہے۔ ہم میں سے ہر ایک جو سچی تڑپ اور اخلاص اسلام کے لئے رکھتا ہے۔ اس کی یہی خواہش ہوگی۔ کہ ایسی جماعت میں شامل ہوکر اس خدمت میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرے۔ مجھے اور میرے ہم خیالوں کو زیادہ بحث مباحثہ اور تحقیق مسائل میں پڑنا چنداں فائدہ مند معلوم نہیں ہوتا۔ ہم آپ لوگوں سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کی صحیح تصویر اور اس کا زندہ نمونہ ہمیں نظر آجائے۔ اگر یہ تصویر اور یہ نمونہ ہم آپ میں دیکھ لیں۔ تو ہمیں آپ کا دعوےٰ تسلیم کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔" اس کے جواب میں بیشک جماعت اپنی قربانیوں کو پیش کر سکتی ہے۔ خصوصاً اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جو جدوجہد جماعت کی طرف سے کی جاتی ہے۔ علوم قرآنی کی توضیح اور اشاعت کو پیش کر سکتی ہے۔ ہزاروں نمونے حیرت انگیز اخلاقی اور روحانی انقلاب کے پیش کر سکتی ہے۔ ہزاروں افراد کے تعلق باللہ کے ثبوت میں ان کے الہامات رویا اور کشوف کا سلسلہ پیش کر سکتی ہے۔ اور ہر اسلامی خلق کا اعلےٰ نمونہ بھی پیش کر سکتی ہے۔ حتیٰ کہ متعدد مثالیں ان لوگوں کی بھی پیش کر سکتی ہے۔ جنہوں نے کمال شجاعت اور استقامت کے ساتھ اپنی تمام زندگی صراط مستقیم پر گزاری۔ اور سر مو اپنے عہد میں فرق نہ آنے دیا۔ اور جان طلب ہونے پر کمال صدق سے جان بھی پیش کر دی۔ ایک مخلص طالب حق کے لئے یہ سب مثالیں مشعل راہ کا کام دے سکتی ہیں۔ لیکن وہ پھر بھی مطالبہ جاری رکھ سکتا ہے۔ کہ وہ من حیث الجماعت ایسا نمونہ دیکھنا چاہتا ہے۔ جس کے سامنے

[illegible] شی خوشی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اشاعتِ دین کیلئے تمام دنیا میں پھیل جاؤ

آج دنیا میں باوجود لاانتہا مادی ترقی کے اور باوجود اس بات کے کہ انسان کی جدت طبع نے اس کی زندگی کو ہر نوع اور ہر قسم کے مادی نعم اور آرام و آسائش سے متمتع کر دیا ہے ایک چیز کے لئے جو اسے میسر نہیں بیتاب ہے۔ وہ ایک پیاس محسوس کرتی ہے ایسی پیاس جسے مادی ترقیات نہ صرف بجھانے سے قاصر ہیں بلکہ اس کو اور زیادہ تیز کر رہی ہیں۔ آج اہل عالم کے دلوں میں ایک خلجان ہے۔ اور ایک شدید احساس اپنی محرومی اور ناکامی کا کیونکہ مادی ارتقاد کے بلند بام کاخ پر پہنچنے۔ زمینوں اور سمندروں کی تہوں کو کھنگال کر اپنے ذوقِ تفحص کو پورا کر لینے کے بعد ان کی یہ تمام تگ و دو انہیں زیادہ سے زیادہ ورطۂ حیرت واستعجاب میں ڈال رہی ہے۔ وہ اپنی اس پریشانی اور خلش کو دور کرنے کے لئے۔ اس روحانی پانی کی تلاش میں ہیں۔ جس سے انہیں سکینتِ قلب اور اطمینان خاطر نصیب ہو۔ وہ اس کے لئے بیتاب ہو کر ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ مگر اپنے ماحول میں کسی قسم کی امداد نہ پاکر مایوس ہو جاتے ہیں۔ نہ ان کے مذہب ان کی راہنمائی کرتے ہیں۔ اور اور نہ ان کے فلاسفروں کے فلسفیانہ نظریے انہیں کوئی اطمینان دلاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج ہر مذہب و ملت اور ہر قوم و ملک کے لوگ ایک مایوسی میں مبتلا ہیں۔ اور ان کے دل میں اس مایوس کن کیفیت سے رہائی پانے کے لئے تڑپ بھی ضرور موجود ہے۔ مغرب اس وقت مادی ترقی کے لحاظ سے مشرق سے ہر رنگ میں گوئے سبقت لے گیا ہے۔ اور عرصۂ تحقیق و تفحص کی شاید ہی کوئی ایسی منزل ہو۔ جسے اس کے سمند شوق نے پامال نہ کیا ہو۔ لیکن آج وہی سب سے زیادہ روحانی پیاس محسوس کر رہا اور اسے بجھانے کے لئے لئے سخت بیتابی کا اظہار کر رہا ہے۔ لاطینی کا ایک قدیم محاورہ Ex oriente lux۔ یعنی روشنی مشرق سے آتی ہے۔ اہلِ مغرب کی خواہش اور آرزو کا آئینہ دار ہے۔ جو ظلمت سے نکلنے اور روشنی اور نور کو قبول کرنے کے لئے۔ ان کے دل میں موجود ہے۔ کس قدر مقام مسرت ہے کہ وہ نور جو عرب کی وادیٔ غیر ذی زرع میں بکمال آب و تاب چمکا اور جس کی ضیا بار کرنوں نے دنیا کے تاریک سے تاریک کونوں کو منور کر دیا تھا۔ آج تیرہ سو سال کے بعد پھر افق مشرق سے۔ حضور کے امتی اور غلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے دنیا کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے نمودار ہوا ہے۔ اب ضرور ہے کہ مشرق اور مغرب شمال اور جنوب اس نور کی ضو فشاں کرنوں سے جگمگا اٹھیں پس اے احمدی نوجوانو تمہیں مبارک ہو کہ تم نے اس نور سے اپنے آپ کو منور کیا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا فرض اس نور کو صرف قبول کرنا ہی نہیں۔ بلکہ اسے ساری دنیا میں پھیلانا بھی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خدا تعالیٰ کا یہ اٹل وعدہ ہے۔ کہ۔ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ اور یہ پورا ہو کر رہے گا۔ مگر اے احمدی جماعت کے نوجوانو تمہارے لئے سعادت اندوزی کا کتنا بہترین موقع ہے کہ تم اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تمام دنیا میں پھیل جاؤ۔ تا خدا تعالیٰ کے اس منشار کی تکمیل میں حصہ لینے والے قرار پاؤ۔ اور اس کی ابدی نعمتوں کے وارث ہو۔ پس تم اپنے آقا کی فرمانبرداری کرتے ہوئے۔ اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہو۔ اور صحیح راستہ سے بھولی بھٹکی دنیا کو آستانۂ الٰہی پر لاؤ۔ دیکھو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی کو وہ سہولتیں حاصل نہ تھیں جو آج ہمیں حاصل ہیں۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے غیر ممالک میں پھیل کر جابجا اسلامی جھنڈا گاڑ دیا۔ آج تو وقت اور فاصلہ کا بعد بے معنی چیز ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ نے اشاعتِ دین کے لئے تمام دنیا کو ایک گھر کی طرح بنا دیا ہے اس لئے احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اکناف و اطراف عالم میں پھیل جائیں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں اور قابلیتوں کے ذریعہ اپنے لئے قوتِ لایموت بھی مہیا کریں اور اشاعتِ اسلام میں بھی مصروف رہیں۔ یہ وقت ہے جبکہ ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا منشار ہے کہ دنیا میں انقلاب پیدا کرے۔ اگر ہمارے نوجوان خدا تعالیٰ کے اس منشاء کو خود نہیں معلوم کر سکتے۔ اور اگر ان کے کان خدا تعالیٰ کی اس آواز کو براہِ راست نہیں سن سکتے۔ تو وہ اس وجود باجود کے ذریعہ سنیں جسے خدا تعالیٰ نے ان کی راہنمائی کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر وہ اقرار کر چکے ہیں۔ کہ آپ جو بھی نیک کام بتائیں گے۔ اس میں آپ کی اطاعت کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی نوجوانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تمہیں دنیا میں پھیلائے۔ اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا۔ اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں۔ پھیل جاؤ مغرب میں۔ پھیل جاؤ مشرق میں پھیل جاؤ شمال میں۔ پھیل جاؤ جنوب میں پھیل جاؤ یورپ میں پھیل جاؤ امریکہ میں پھیل جاؤ افریقہ میں پھیل جاؤ جزائر میں پھیل جاؤ چین میں پھیل جاؤ جاپان میں اور پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں۔ یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہ رضی پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرونِ اولیٰ کے مسلمان پھیلے"۔

پس اے احمدی نوجوانو اپنے پیارے آقا اور امام کے اس ارشاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے۔ اٹھ کھڑے ہو۔ تا تم اپنے ہاتھوں ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے والے بنیں جو اسلام کے غلبہ اور ترقی کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیں۔ اور کیا ہی خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے میں حصہ لینے والے قرار پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اشاعتِ دین کے لئے ضرورت کی ہر سہولتیں بہم پہنچائی ہیں تمہارا فرض ہے کہ ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ اس دین کی اشاعت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں

سستی اور غفلت ترک کر کے بیدار ہو جائیے

فرمایا !

"بار بار بتانے کی اس لئے ضرورت پیش آتی ہے۔ کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا۔ وہ اب سن لیں۔ اور بعض اوقات سستی اور غفلت ہو جاتی ہے۔ اور دوبارہ بیان کرنے سے انسان کو موقع مل جاتا ہے۔ کہ وہ سستی اور غفلت کو ترک کر کے بیدار ہو جائے۔ اور اسے اس طرف توجہ ہو جائے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دیتے ہوئے ان احباب سے گذارش ہے۔ جن کا ابھی یہ سال بھی ادا نہیں ہوا۔ اور نہ انہوں نے یہ لکھا ہے کہ کس ماہ ادا کریں گے۔ باوجودیکہ متعدد بار اس بارہ میں لکھا گیا ہے اگر آپ اس وقت نہیں ادا کر سکتے۔ تو یہ اطلاع دے دیں کہ آپ کس ماہ ادا کریں گے۔ تا دفتر رجسٹر پر نوٹ کر دے۔ اور پھر وقت پر اگر ضرورت ہو۔ تو یاد دلائے۔ اس طرح اخراجات میں بھی کمی ہو گی۔ لیکن ایک معتدبہ حصہ ایسے احباب کا ہے جنہوں نے کوئی رقم دی اور نہ جواب چونکہ روپیہ کی ضرورت۔ اور مبلغین کو بیرونی ممالک میں اخراجات ارسال کرنے کے لئے وعدوں کی ادائیگی جلد ہونی چاہیئے۔

اسی لئے دفتر اول کے احباب کے وعدہ سال ۱۹ پورا ہونے کے لئے ایک چٹھی ارسال کی جا رہی ہے۔ اول تو احباب ماہ جولائی میں پورا کر لیں۔ کیونکہ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے ممکن ہے کہ آپ کے ذمہ بقایا بھی ہو ورنہ دفتر کو بواپسی اطلاع دیں کہ آپ اپنا سال ۱۹ کا وعدہ کس ماہ میں ادا کریں گے۔

وکیل المال ربوہ

چندہ تحریکِ جدید کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

جو دوست جون میں وعدہ ادا نہیں کر سکے وہ جولائی میں ادائیگی کی کوشش کریں

"میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو دوست اب تک تحریک جدید کا چندہ ادا نہیں کر سکے وہ اب جلد سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرینگے۔ اول تو وہ کوشش کریں کہ جون میں ہی اُن کا چندہ ادا ہو جائے۔ اور اگر جون میں ادا نہ کر سکیں تو جولائی میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور وہ اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں جو سباق کی رُوح اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔" (وکیل المال)

بلا تفصیل رقوم کے متعلق ضروری اعلان!

بعض احباب اور سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ بذریعہ منی آرڈر وغیرہ چندہ بھجواتے وقت کوپن منی آرڈر پر تفصیل درج نہیں کرتے۔ اور نہ ہی بذریعہ چٹھی علیحدہ تفصیل ارسال کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایسی رقوم متعلقہ جماعت یا فرد کے کھاتہ میں محسوب نہیں کی جا سکتیں۔ اور یہ بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہیں۔ ایسی رقوم کی تفاصیل حاصل کرنے کے لئے بذریعہ خط و کتابت اور اعلان اخبار انہیں اطلاع دینی پڑتی ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل نہ آئے تو مطابق فیصلہ مجلس مشاورت وہ رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔

لہٰذا اعلان ہذا کے ذریعہ احباب جماعت اور خصوصاً سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ رقم بھیجتے وقت اس کی تفصیل کوپن منی آرڈر پر ہی تحریر فرمایا کریں۔ لیکن اگر تفصیل لمبی ہو اور کوپن منی آرڈر پر درج نہ ہو سکے تو بذریعہ چٹھی رقم بھجوانے کے ساتھ ہی الگ تفصیل ارسال فرمایا کریں۔ تاکہ رقوم بروقت اور صحیح مدات میں داخل فرمائی جا سکیں۔ اور خط و کتابت پر مزید وقت صرف نہ کرنا پڑے۔ ورنہ نظارت ہذا مجبور ہوگی۔ کہ حسب قاعدہ ایسی رقوم تین ماہ کے بعد چندہ عام میں منتقل کر دے۔ اگر اس طرح سے جماعتوں کے حسابات میں کسی قسم کی غلطی واقع ہوئی تو اس کی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔ بلکہ صرف ان احباب پر ہوگی جنہوں نے کہ اس کے بارہ میں غفلت اور کوتاہی سے کام لیا۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

احباب و عہدیداران جماعت جائزہ لیں

لازمی چندوں کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی؟

یہ امر کسی احمدی سے پوشیدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ چندہ عام جس میں حصہ آمد بھی شامل ہوتا ہے ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے۔ اور سب سے مقدم ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی اور اس کی باقاعدگی کے متعلق حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی کہ:۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے اس کا نام سلسلہ بیعت سے کاٹ دیا جائیگا اور اس کے بعد کوئی مزور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں۔ اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہ سکے گا۔" (ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۴۹)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق اس قدر انذار ہے۔ کہ وہ سلسلہ بیعت سے کٹ کر حصار احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔ چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا سالہا سال سے چندہ نہ دیتا ہو۔ ایسا شخص خود اپنے تاریک انجام کے متعلق قیاس کر سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے فرستادہ کے سلسلہ بیعت سے خارج ہو جانا کوئی معمولی سزا نہیں۔

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق حضور علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء بھی زور دیتے چلے آ رہے ہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں فرمایا:۔

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ فریضہ چندوں میں سے کوئی نہ کوئی بقایا ہے۔ یا ہر وہ جس کے چندوں میں بقائے ہوں۔ وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کریں اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گی۔ میں سمجھوں گا کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔"

جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء پر بھی حضور نے اپنی تقریر میں جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیزی والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچانے والے ہوں گے۔ اس موقعہ پر ایک ہرد لعزیزی کی طویل مثال بھی بیان فرمائی کہ تحریک جدید میں صرف انہیں لوگوں کا چندہ لیا جائے گا۔ جو اپنے لازمی چندوں کے بقائے ادا کر دینگے۔"

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے لازمی چندوں کی اہمیت بالصراحت واضح فرمائی ہے۔ لیکن اس وقت صرف انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہوئے احباب اور عہدیداران جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان واضح ہدایات کی موجودگی میں کوئی شخص ان لازمی چندوں کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ چندہ عام اور حصہ آمد ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے۔ اور سب سے اہم اور مقدم ہے۔ ممکن ہے۔ کہ بیک وقت متعدد تحریکات کی وجہ سے ان تحریکات میں حصہ لینے کے لئے کوئی شخص لازمی چندوں میں تغافل اختیار کرے۔ اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے۔ کہ احباب اور عہدیداران جماعت کو آگاہ کر دیا جائے۔ کہ دیگر تحریکات کی بنا پر لازمی چندوں میں قطعاً ضعف نہ آنے دیں۔ اگر کوئی شخص دیگر تحریکات کی بناء پر ان چندوں میں سستی یا کوتاہی کریگا۔ تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک موردِ الزام ہوگا۔

ایسے شخص کی مثال تو ایسی ہی ہوگی کہ وہ فرض نماز کو ترک کر کے کثرت نوافل میں مشغول ہو جائے۔ اور سمجھے کہ نوافل کے ذریعہ بھی تو خدا تعالیٰ کو ہی یاد کیا جاتا ہے۔ اور اسی کی عبادت کی جاتی ہے۔ یا اس طرح کہ رمضان کے روزے تو نہ رکھے۔ اور نفلی روزوں پر زور دینا شروع کر دے۔ ایسے زاہد اور عابد کے اس قسم کے اعمال و عبادات ہرگز خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے تقرب کا موجب نہیں ہو سکتے۔ ہاں فریضہ اعمال اور عبادات بجا لانے کے بعد نوافل یقینی طور پر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جس طرح فرائض کے ساتھ نوافل ادا کئے بغیر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ نہیں ہو سکتا۔

پس یہاں لازمی چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے سو وہاں دیگر تحریکات میں حصہ لینا بھی کم ضروری نہیں

ہے۔ کیونکہ حالات پیش آمدہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ مالی قربانی زیادہ سے زیادہ کی جائے۔ لیکن ان میں حصہ لینے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ اصول کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے۔ ورنہ یہ سمجھ لیا جائے۔ کہ ایک نیکی کی خاطر دوسری نیکی کو چھوڑنا خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بہت نادان وہ شخص ہے۔ کہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے۔ وہ خدا کے نزدیک کچھ نہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۵۶)

پس احباب اور عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جگہ اپنی ذات اور جماعت کا محاسبہ کریں۔ کہ لازمی چندوں میں کوتاہی تو نہیں ہو رہی۔ اگر ہو رہی ہو۔ تو فوراً اس کا تدارک کیا جائے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے صریح احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے بجائے ثواب کے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو اپنے اوپر لے لیں

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں۔

پشاور میں شدید گرمی ۲۵ افراد ہلاک ہو گئے

پشاور ۷ جولائی۔ ۵ جولائی کو پشاور میں خوفناک گرمی پڑی۔ میونسپل کمیٹی کے افسر سے جو سرکاری اعداد و شمار ملے ہیں۔ ان کے مطابق اس گرمی سے صرف پشاور شہر میں اکیس افراد ہلاک ہو گئے۔ اس دن پشاور کا درجہ حرارت ۱۱۱ تھا۔ گرمی نے پوری شدت کے ساتھ صوبہ سرحد کو گذشتہ دس روز سے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ سرحد کے دوسرے اضلاع میں بھی اس خوفناک گرمی نے لاتعداد انسانی جانیں ختم کی ہیں۔ گذشتہ چند روز میں پشاور چھاؤنی میں بھی چار افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ پشاور میں گذشتہ دس روز سے دھول کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ اس دھول میں سورج بھی چھپ گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ گرمی کی شدت نے ایسی فضا پیدا کر دی۔ کہ لوگوں کا دم گھٹنے لگا۔ آج دس روز کے بعد دھول کے یہ بادل چھٹ گئے۔ اور پشاور میں بوندا باندی ہوئی۔ گرمی کی وجہ سے شہر میں برف کی قیمت بھی بڑھ گئی۔ کل پشاور شہر میں ۱۲ ار سیر تک برف فروخت ہوئی۔

سندھ کے زمینداروں پر مشتمل کمیشن

کراچی ۷ جولائی۔ حکومت سندھ نے صوبہ کے دس بڑے بڑے زمینداروں پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کیا ہے۔ جو لگان کے بقایے کی وصولی کے بارے میں اپنی سفارشات پیش کرے گا۔ کمیشن دو ماہ میں اپنی رپورٹ مکمل کرے گا۔ کمیشن کے تقرر کا فیصلہ سندھ کے کلکٹروں اور زمینداروں کی آخری میٹنگ میں کیا گیا تھا۔ جو حال ہی میں سندھ کے وزیر مالیات پیر محمد علی راشدی کے مکان پر ہوئی تھی۔

پنجاب میں ۸۸ ہزار ٹن گندم فراہم کیا جائے گا

لاہور ۷ جولائی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے یہاں ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ پنجاب میں ۸۸ ہزار ٹن گندم فراہم کیا جائیگا۔ جس میں سے اب تک ۶۸ ہزار ٹن گندم فراہم ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ پاکستان کو امریکہ سے دس لاکھ ٹن گندم کی جو امداد ملے گی۔ اس میں سے پنجاب کو غالباً ۲ لاکھ ٹن گندم ملے گا۔ ملک فیروز خاں نون نے بتایا۔ کہ اس ماہ کے آخر میں صوبائی اور مرکزی وزراء کی ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں گندم کی قیمت مقرر کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ کہ گندم کی کم قیمت مقرر کرنے سے ایک خطرہ یہ ہے کہ اس سے ناجائز برآمد کرنے والوں کو موقع ملیگا کیونکہ انہیں سرحد کی دوسری طرف گندم کی زیادہ قیمت ملیگی۔

پاکستان اور بھارت کے سرحدی تنازعات پر غور و خوض

لاہور ۷ جولائی۔ مغربی اور مشرقی پنجاب کے فنانشیل کمشنروں نے یہاں ایک ملاقات میں بھارت و پاکستان کے اہم سرحدی تنازعات کو ختم کرنے کے سوال پر گفتگو کی۔ کانفرنس کی صدارت فنانشیل کمشنر لاہور مسٹر فدا حسین نے کی۔ چار اہم تنازعات میں سے ایک کو ڈپٹی کمشنر لاہور اور امرتسر کے سپرد کر دیا گیا۔ اور ان کو ہدایت کر دی گئی۔ کہ وہ اس سلسلے میں از سر نو کوشش کر کے آپس میں فیصلہ کر لیں۔ واہگہ کے چیکنگ پوسٹ کے متعلق جو تنازعہ ہے۔ اس پر گفتگو نہیں ہو سکی۔ دونوں پنجاب کے فنانشیل کمشنروں کی آئندہ ملاقات ۵ ستمبر کو شملہ میں ہوگی۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والا بھارتی وفد واپس مشرقی پنجاب چلا گیا۔

غضنفر علی ۱۰ جولائی کو کراچی آئینگے

انقرہ ۷ جولائی۔ مسٹر غضنفر علی خاں سفیر پاکستان متعینہ ترکی کراچی آنے کے لئے بیروت روانہ ہو گئے۔ سفیر موصوف جمعہ ۱۰ جولائی کو ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی پہنچیں گے۔

ناگا قبائل اور پولیس میں خوفناک تصادم

جورہاٹ ۷ جولائی۔ خوفناک لڑائی کے بعد ناظرہ پولیس نے ۵۵ ناگا قبائلیوں کو گرفتار کر لیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ناگا قبائل ناگا پہاڑیوں کے قریب سرحد پار کر کے سرکاری زمین پر قابض ہو گئے۔ جب پولیس نے انہیں چیلنج کیا۔ اور سرکاری زمین کا قبضہ واپس مانگا۔ تو انہوں نے مہلک ہتھیاروں سے پولیس پر حملہ کر دیا۔ کافی دیر تک خوفناک لڑائی ہوتی رہی۔ ناگا قبائل خوب جم کر لڑے۔ مگر بالآخر بھاگ نکلے پولیس نے اس سلسلہ میں ۵۵ قبائلی گرفتار کر لئے ہیں۔

اردو کو علاقائی زبان تسلیم کرنے کی مخالفت

آگرہ ۷ جولائی۔ یو۔پی کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ نے کل اردو کو صوبہ کی علاقائی زبان تسلیم کرنے کے مطالبہ کی مخالفت کی ہے۔ عاملہ کے ممبروں نے کہا ہے۔ کہ زبان کے سوال پر ہمارا جو موقف ہے۔ اس میں ہمیں موجودہ حالت میں تبدیلی کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

نانگا پربت پر پاکستان اور مغربی جرمن کے پرچم لہرائے گئے

نانگا پربت کی چوٹی کو فتح کر لیا گیا!

گلگت ۷ جولائی۔ دنیا کی تیسری اور پاکستان کی دوسری بلند ترین چوٹی نانگا پربت کو فتح کر لیا گیا ہے۔ پاکستان کی یہ چوٹی ۲۶ ہزار ۶۰ سو ساٹھ فٹ بلند ہے۔ اور دنیا کی بلند ترین چوٹی ایورسٹ سے اس کی بلندی صرف دو ہزار پانچسو چالیس فٹ کم ہے۔ نانگا پربت کو ۴ جولائی کو صبح ۸ بجے سر کیا گیا جب پہلے انسان نے اس خونخوار چوٹی پر قدم رکھا۔ اس وقت آسمان صاف تھا۔ آسٹریا اور جرمنی کے کوہ پیماؤں کی ایک مشترکہ مہم نانگا پربت کو سر کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ آسٹریا کے ماہر کوہ پیما ڈاکٹر ہرمن چوٹی پر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ اور انہوں نے چوٹی پر پہنچ کر پاکستان کے اور مغربی جرمنی کے پرچم لہرا دیئے۔ ہرمن چوٹی پر چند منٹ ٹھہرنے کے بعد نیچے اتر آئے ہمالیہ کی اس چوٹی کو سر کرنے کی اس سے پہلے بھی ۸ کوششیں ہو چکی ہیں مگر اب تک کوئی انسان اس کو سر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۷ء میں جرمنی کے کوہ پیماؤں کی دو جماعتیں نانگا پربت کو سر کرنے کی کوشش میں تباہ ہو گئی تھیں۔ ان جماعتوں کا ایک بھی رکن زندہ نہیں بچا تھا۔ نانگا پربت پاکستان کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔ سب سے بڑی چوٹی ماؤنٹ گڈون آسٹن ہے۔ اور یہ بھی قراقرم کے پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔ ایورسٹ کی فتح کے بعد نانگا پربت کی فتح اس سال کا اہم ترین واقعہ ہے

نانگا پربت کوہ ہمالیہ کی سب سے بڑی مشکل چوٹی سمجھی جاتی ہے۔ مگر انسان نے اسے بھی سرنگوں کر دیا ہے۔ اگرچہ اس کی پانچ میل بلند چوٹی آج بھی آسمان کو چومتی نظر آتی ہے۔ مگر انسان نے اس کے ناقابل شکست تاج کو پیروں کے نیچے روند دیا ہے۔

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض (بقیہ صفحہ ۳)

آتے ہی دل گواہی دیدے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ اس دنیا میں [illegible] ہے۔ یہ اسلام کی اس دور میں چلتی پھرتی جیتی جاگتی تصویر ہیں۔ یہ سرفروشان دین ہیں۔ لیکن یہ دنیا سے بھی غافل نہیں۔ یہ علوم سے بھی بہرہ ور ہیں۔ لیکن ان کے عمل میں بھی کہیں سستی یا کمزوری نہیں۔ یہ عبادات میں بھی چست اور انہماک رکھنے والے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی مستعد ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا عہد بھی پورا نباہتے ہیں۔ لیکن بندوں کے ساتھ وفائے عہد میں بھی ان کا ثانی نہیں یہ اللہ تعالےٰ کا نام بھی بلند کرتے ہیں۔ لیکن خدمت خلق میں بھی دنیا کے لئے نمونہ ہیں (باقی)

مشرقی برلن میں پھر بغاوت کے شعلے بھڑک اٹھے

برلن ۷ جولائی۔ مغربی برلن میں جو رپورٹیں پہنچی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مشرقی برلن میں ہڑتالوں اور مظاہروں کا سلسلہ پھر شدت سے شروع ہو گیا ہے۔ کمیونسٹ حکام نے ان مظاہروں کو دبانے کے لئے [illegible] طریقے استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ مغربی برلن کے انفارمیشن بیورو نے بتایا ہے۔ کہ مشرقی جرمنی کے ہزاروں باشندے مارشل لاء کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اور روسی ٹینکوں اور مسلح دستوں کی پروا نہ کرتے ہوئے ہڑتالیں اور اینٹی کمیونسٹ مظاہرے کر رہے ہیں۔ ہڑتال کی وجہ سے جینا میں عینکوں کے مشہور اور عظیم الشان کارخانے کارل زلیس میں کام بالکل بند ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ مشرقی جرمنی کے کئی اور کارخانے بھی بند پڑے ہیں۔ کل صبح تک پولینڈ سے کوئی خبر موصول نہیں ہوئی تھی۔ جہاں مزدوروں اور پولیس ملیشیا نے وسیع پیمانے پر ہڑتالوں اور کمیونسٹوں کے خلاف مظاہرے شروع ہو جانے پر روسی دستوں سے مقابلہ شروع کر دیا۔

[illegible] اس میں رونما ہونے والے حادثات کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد ۳۵۶ تک پہنچ گئی ہے۔

کولمبو منصوبہ کے تحت کینیڈا سے گندم آرہی ہے

اٹاوہ ۷ جولائی۔ کولمبو منصوبہ کے تحت کینیڈا نے پاکستان کو پچاس لاکھ ڈالر قیمت کی گندم کی جو امداد بطور تحفہ دی ہے۔ اس کی ایک کھیپ مانٹریول میں ایک برطانوی مال بردار جہاز میں چڑھ رہی ہے۔ اس کھیپ میں کئی ہزار ٹن اناج ہے۔ یہ جہاز چند دن کے اندر اندر پاکستان روانہ ہو جائیگا

امریکی جشن آزادی میں ۳۵۶ آدمی ہلاک ہوئے

شکاگو ۷ جولائی۔ ۴ اور ۵ جولائی کو امریکہ میں یوم آزادی کے موقع پر جو جشن منایا گیا [illegible]

بقیہ لیڈر صفحہ ۲ سے آگے

اور خدا تعالےٰ کے بہت بڑے احسان اور اس کے فضل کا فخریہ احساس پیدا ہوا ہے۔ اس سے مجبور ہو کر ہم ایک بار پھر تحدیث بالنعمت کے طور پر اس کا ذکر کر رہے ہیں۔

حقیقت میں یہ اللہ تعالےٰ کا بہت ہی بڑا فضل ہے۔ کہ اس نے ہماری چھوٹی سی جماعت کو اس دور میں جبکہ " ہر کسے در کار خود با دین احمدؐ کار نیست " کی کیفیت ہے۔ الحاد و دہریت کی ظلمت گاہوں میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی مقدس آواز بلند کرنے کی توفیق دی ہے۔ اور ہزاروں بلکہ لاکھوں طالبانِ روحانیت کو اسلام کی آغوش میں لانے کے علاوہ سینکڑوں خانہ ہائے خدا کے تعمیر کرنے کی بھی سعادت عطا فرمائی ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء بے شک یہ اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا احسان ہے۔ اور ہمیں اس پر خوشی اور فخر کا اظہار کرنا چاہیئے۔ لیکن اس کا یہی فضل ہماری ذمہ داریوں میں بھی اور زیادہ اضافہ کر رہا ہے۔ اور ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلا رہا ہے۔ کہ ہم نے اپنی معمولی سی طاقتوں کے ساتھ دنیا کی روحانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جو کوشش شروع کی ہے۔ اور جس کا نہایت تھوڑا سا حصہ ابھی ہم نے پورا کیا ہے۔ اس کو ادھورا اور نامکمل نہ رہنے دیں۔ بلکہ من کل الوجوہ اسے مکمل کر دیں۔ اور اس کے اس فضل کا پورا پورا حق ادا کر کے اس کے اور زیادہ فضلوں کو جذب کریں۔

پچھلے دنوں کے خوش آئند واقعات سے بد اعتمادی اور دشمنی کی فضا صاف ہو رہی ہے

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں پنڈت نہرو کی تقریر

آگرہ ۷ جولائی:۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے جس کا اجلاس آگرہ میں شروع ہو گیا ہے کل ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں کی اس خواہش کا خیر مقدم کیا گیا۔ کہ ان کے آپس کے جھگڑے پر امن طور پر طے ہو جائیں۔ قرارداد میں حکومت ہندوستان سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ دونوں ملکوں کے تنازعات کے حل تلاش کرنے کے لئے موثر کارروائی کرے۔ آل انڈیا کانگرس کی مجلس عاملہ نے اتوار کے روز یہ قرارداد منظور کر لی تھی۔ اور اس کو کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کر دیا تھا۔ آل انڈیا کانگرس کے جنرل سیکرٹری مسٹر اگروال نے قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان بہتر تعلقات پیدا ہونے سے دونوں کا فائدہ ہے۔ اور اگر تعلقات بہتر ہو گئے تو اس سے دونوں ملکوں کے دفاعی اخراجات میں معتدبہ کمی ہو جائے گی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس سے مخاطب ہوتے ہوئے وزیر اعظم ہند پنڈت نہرو نے کانگرس کے صدر کی حیثیت میں کہا۔

"مجھے خوشی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات میں اب بہتری پیدا ہو گئی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ دونوں ملکوں کے درمیان ابھی بھی حل طلب معاملات باقی ہیں۔ لیکن پچھلے دنوں جو خوش آئند واقعات پیش آئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بے اعتمادی اور دشمنی کی فضا اب آہستہ آہستہ صاف ہو رہی ہے۔ میں یہ دعویٰ تو نہیں کر سکتا۔ کہ تمام مسائل ایک دم حل ہو جائیں گے۔ ہمارے پاس جادو کا ڈنڈا نہیں ہے۔ جس سے ہم یہ مسائل حل کر سکیں۔ لیکن میں یہ خیال کرتا ہوں۔ کہ دونوں طرف سے خیر سگالی کے جذبات اور عزم صمیم سے ان مسائل کا تسلی بخش حل ضرور نکل سکتا ہے۔ مسٹر نہرو نے کہا۔ کہ لندن میں ان کی مسٹر محمد علی سے ملاقات عام نوعیت کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسی بات چیت کے سلسلہ میں اس مہینے کے آخر میں کراچی جائیں گے۔ اس کے بعد ان کے اور مسٹر محمد علی کے درمیان نئی دہلی میں ایک کانفرنس اور ہوگی۔

مسٹر نہرو نے ملک میں فرقہ پرستی پھیل جانے پر تشویش کا اظہار کیا۔ اور جموں میں پرجا پریشد کے ایجی ٹیشن کی سخت مذمت کی۔ انہوں نے کہا۔ مجھے کئی وجوہات کی بناء پر اس ایجی ٹیشن سے شدید رنج پہنچا ہے۔ پہلی وجہ یہ ہے۔ کہ اس ایجی ٹیشن کی بنیاد کلی طور پر فرقہ واریت پر ہے۔ ملک بھر سے اس کا ملا دخل ہوتا ہے۔ ایک طبقہ میں فرقہ واریت پیدا ہو جانے سے دوسرے طبقہ میں بھی فرقہ وارانہ جذبات بھڑک سکتے ہیں۔ جموں میں فرقہ پرستی کا [illegible] کشمیر میں مسلمانوں میں فرقہ پرستی پیدا ہونے پر منتج ہوگی۔ حالانکہ مسلمانوں میں فرقہ پرستی کو ختم کیا گیا ہے۔

مسٹر نہرو نے فرانس کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا جس میں اس نے ہند چینی کی تین ریاستوں کو آزادی دینے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ فرانس تیونس اور مراکش کے متعلق بھی اسی جذبہ کا اظہار کرے گا۔ مسٹر نہرو نے ایشیا اور مشرق وسطی میں بڑھتی ہوئی بے چینی کا خاص طور پر ذکر کیا۔ انہوں نے کہا۔ میں نے اپنے دورہ یورپ میں یورپین لیڈروں کو صاف طور پر بتلا دیا۔ کہ جب تک آپ ایشیا اور افریقہ کے معاملات کو ان کے اصلی زاویہ نگاہ سے نہیں دیکھیں گے۔ اس وقت تک آپ یورپ کے مسائل کو حل کرنے میں بھی ناکام رہیں گے۔ کیونکہ ان معاملات کی وجہ سے جو ایشیا میں رونما ہوں گے۔ یورپ کے علاقوں میں طاقت کا توازن برقرار نہیں رہیگا۔ بلکہ درہم برہم ہو جائیگا۔ مشرق وسطی کے مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے مسٹر نہرو نے کہا۔ مشرق وسطی کا سب سے اہم مسئلہ یہ ہے۔ کہ اس وقت تمام ایشیا اور افریقہ میں استعماریت کے خلاف ایک شدید ردعمل ہو رہا ہے۔ ہر جس شخص کو مسائل عالم سے ذرا بھی واقفیت ہے۔ وہ ایک نظر میں اس کو محسوس کر سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کوریا کے جنگی قیدیوں کو رہا کرنے کے متعلق جنوبی کوریا کی مذمت کی۔ اور کہا۔ کہ "کوریا کے معاملہ میں جو تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اگر وہ دور نہ ہوا تو اس سے نہ صرف یہ کہ کوریا میں جنگ جاری رہے گی۔ بلکہ اس کے بڑھ جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ کہ آیا کوریا میں بھارت کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے کہا جائیگا یا نہیں۔ تاہم بھارت کوریا میں اپنی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس کام کے لئے دستہ کھلا ہوا ہے۔ بھارتی فوج جنگ کرنے کے لئے کوریا نہیں جائے گی۔ بلکہ اس کا مقصد قیام امن ہوگا۔

جنوبی افریقہ کے نسلی مسئلہ کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ اگر افریقہ کے مختلف حصوں میں نسلی مسئلے کے حل کرنے پر توجہ نہ دی گئی۔ تو اس سے پورے افریقہ میں آگ بھڑک اٹھے گی افریقہ کے بعض حصوں میں افریقیوں کے ساتھ ہی انتہائی شرمناک سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ جنگلی جانوروں جیسا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ جنگ کے سوا بھارت ان لوگوں کیلئے ہر قسم کی جدوجہد کرتا رہیگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۱ ایل ۱